حُکمُ سَیِّدِ الثَّقَلَین صلی اللہ علیہ وسلم

فِی مَسْئَلَۃِ رَفعِ الیَدَین

رفع یدین کے بارے میں
دو جہانوں کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم

محمد اظہر سعید رضوی
فاضل جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مالی اراکم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ

"مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں ایسے رفع یدین کرتے دیکھ رہا ہوں جیسے بدکے ہوئے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوتی ہیں نماز کو سکون سے ادا کرو۔" (الحدیث)

حُکمُ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ ﷺ فِی مَسْئَلَۃِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ

رفع یدین کے بارے میں دو جہانوں کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم

محمد اظہر سعید رضوی

فاضل جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

کتاب	رفع یدین کے بارے میں دوجہانوں کے سردار ﷺ کا حکم
تحریر	محمد اظہر سعید رضوی (فاضل جامعہ قادریہ رضویہ)
زیر نگرانی	صاحبزادہ عطاء المصطفیٰ نوری
سرورق	عدیل الرحمٰن اطہر
کمپوزنگ	کاشف محمود
اشاعت	اوّل 2014
ناشر	البغداد پرنٹرز

جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد، پاکستان

Ph:0092-41-8788807

Mob:0092-300-8660128

Email:ab_printers007@yahoo.com

انتساب

بحر العلوم شیخ الحدیث حضور قبلہ استاذی المکرم علامہ مفتی غلام حیدر نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اور

میرے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ

اور قابل صد احترام اساتذہ کرام

کے نام

جن کی توجہ اور رہنمائی نے مجھ ذرۂ بے نشاں کو علماء حق اہلسنت کی صف میں شامل ہو کر مسلک حق اہل سنت و جماعت کی خدمت کرنے کا شرف بخشا۔

رب محمد ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں بصد عجز و نیاز التجا ہے کہ اس کتاب کو امت مسلمہ کے لیے نفع مند بنائے اور ہم سب کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔

(آمین یارب العالمین)

محمد اظہر سعید رضوی

فاضل جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

04-09-2014

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لک یا رب العالمین والصلوۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین وعلٰی اٰلک واصحابک اجمعین۔

دین اسلام کی بہت ساری خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ دین اسلام کے احکام تدریجاً نازل فرمائے گئے۔ اس میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقال الذین کفروا لولا نزل علیہ القراٰن جملۃ واحدۃ کذلک لنثبت بہ فؤادک ورتلنہ ترتیلا

(الفرقان:231)

ترجمہ: ''اور کافر بولے قرآن ان پر ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا ہم نے یونہی بتدریج اسے اتارا ہے کہ اس سے تمہارا دل مضبوط کریں اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا''۔

اس سے اگلی آیت مقدسہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں کوئی مثال یا اعتراض لائیں گے تو اللہ کی طرف سے اس کا برحق اور نہایت ہی عمدہ جواب عطا فرمایا جائے گا۔ دوسری حکمت یہ بیان فرمائی گئی:

ما ننسخ من ایۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا الم تعلم ان اللہ علٰی کل شیءٍ قدیر

(البقرہ:104)

ترجمہ ''جب کوئی ایک آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اسی کی مثل لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے''۔

معلوم ہوا کہ دین اسلام کے احکامات ایک تو تدریجاً نازل ہوئے ہیں۔ دوسرا حالات

وواقعات کے مطابق بہتر سے بہتر ہوتے گئے۔ بعض احکامات پہلے مشکل تھے پھر آسان کر دیئے گئے۔ مثلاً بیوہ کی عدت ایک سال تھی پھر یہ عدت چار ماہ دس دن مقرر فرمادی گئی۔ پہلے کفار کی زیادتیوں پر درگزر کرنے کا حکم دیا گیا پھر ان سے قتال وجہاد کا حکم دیا گیا، پہلے ایک مسلمان کو دس کافروں سے لڑنے کا حکم تھا پھر تخفیف کر دی گئی اور ایک مسلمان دو کافروں سے لڑنے کا مکلف بنایا گیا۔ اسی طرح روزے کی ابتدا میں روزہ دار کو افطاری کے بعد سونے سے پہلے پہلے کھانے پینے کی اجازت تھی اگر روزہ دار افطاری کے بعد سوجاتا تو پھر رات بھر کھانے پینے کی اجازت نہ تھی، بعد میں اجازت دے دی گئی۔ اسی طرح رمضان المبارک کی راتوں میں شوہر اور بیوی کو آپس میں ازدواجی تعلقات قائم کرنے کی اجازت نہ تھی بعد میں اجازت دے دی گئی اور بعض احکامات ایسے ہیں جو پہلے آسان تھے پھر مشکل کر دیئے گئے مثلاً شراب کو حرام کرنے سے پہلے اس کی مذمت بیان کی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یسئلونك عن الخمر والمیسر قل فیهما اثم کبیر
ومنافع للناس (البقرہ:219)

ترجمہ ''لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ آپ فرمادیجئے: ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے فائدے سے بڑا ہے۔''

کچھ عرصہ کے بعد شراب کو بعض اوقات میں پینا حرام قرار دیا گیا۔ فرمان الٰہی ہے:

لاتقربوا الصلٰوۃ وانتم سکری حتی تعلموا ما تقولون
(النساء:43)

ترجمہ ''اے ایمان والو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ تم اس چیز کو سمجھنے لگو جس کو تم کہتے ہو۔''

پھر 7ھ میں شراب کو مکمل طور پر حرام کر دیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یایها الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب
رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون
(المائدہ:90)

ترجمہ ''اے ایمان والو! شراب، جوا اور پانسے کے تیر سب محض ناپاک ہیں شیطانی کاموں میں سے ہیں تم ان سے بچو تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔''

قارئین محترم! بالکل اسی طرح دین اسلام کے ایک بنیادی رکن نماز کے احکامات بھی درجہ بہ درجہ نازل ہوئے۔ پہلے قبلہ بیت المقدس تھا پھر خانہ کعبہ قرار دیا گیا۔ پہلے نماز دو دو رکعت تھی بعد میں رکعتیں بڑھا دی گئیں۔ پہلے نماز میں سلام کا جواب دینا اور گفتگو کرنا جائز تھا بعد میں منع کر دیا گیا۔ پہلے نماز میں تطبیق تھی بعد میں منسوخ ہوگئی۔ پہلے نماز میں عورتیں قعدہ میں چارزانوں بیٹھتی تھیں پھر اس سے روک دیا گیا۔ پہلے نماز میں امام کے پیچھے مقتدی قرات کر لیتے تھے بعد میں رسول اکرم ﷺ نے منع فرمادیا۔ اسی طرح پہلے پہل نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین (ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا) کیا جاتا تھا بعد میں نماز مین تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی بھی جگہ رفع یدین کرنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمادیا۔ ہم آنے والے صفحات میں ترتیب وار رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی روشنی میں نماز کے تدریجاً نازل ہونے والے احکامات بیان کریں گے۔ خصوصاً رفع یدین کے مسئلہ کو وضاحت سے لکھیں گے تا کہ ہر مسلمان چاہے مرد ہو یا عورت اس کی نماز ہمارے آقا ومولیٰ دو جہانوں کے سردار محمد مصطفیٰ ﷺ کے حکم مبارک کے مطابق ہوجائے کیونکہ عبادات کی قبولیت کی ضمانت اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق ہونے میں ہی ہے۔

قارئین محترم! اس سے پہلے کہ ہم اپنے اصل موضوع کی طرف بڑھیں۔ قرآن مجید سے دومثالیں پیش کرنا چاہتے ہیں تا کہ بات سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

مثال 1۔ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجھم متاعا الی الحول غیر اخراج (البقرہ:24)

ترجمہ" اور وہ لوگ جو تم میں سے مرجائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں وہ (مرنے سے پہلے) اپنی بیویوں کے لئے ان کے گھر سے نکالے بغیر ایک سال کا خرچ دینے کی وصیت کر جائیں"

اس آیت مقدسہ میں بیوہ عورت کی عدت ایک سال مقرر کی گئی ہے پھر یہ حکم دوسری آیت مقدسہ سے منسوخ کر کے چار ماہ دس دن کر دی گئی۔

والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا (البقرہ:234)

ترجمہ" اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ عورتیں چار ماہ دس دن کی عدت گزاریں۔"

مثال 2۔ والّٰتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشھدوا علیھن اربعۃ منکم فان شھدوا فامسکوھن فی البیوت حتی یتوفھن الموت او یجعل اللہ لھن سبیلا (النساء:15)

ترجمہ" اور تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کریں تو ان کے خلاف اپنے چار مردوں کی گواہی طلب کرو پھر اگر وہ ان کے خلاف گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھر میں اس وقت تک قید رکھو کہ انہیں موت آجائے یا اللہ ان کے لئے کوئی اور راہ پیدا فرمادے۔"

اس آیت مقدسہ میں زانیہ عورت کی سزا یہ مقرر کی گئی ہے کہ اسے گھر میں بند رکھا جائے

یہاں تک کہ اسے موت آجائے پھر یہ حکم اس آیت مقدسہ سے منسوخ ہو گیا۔

الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ (النور:2)

ترجمہ" (کنواری) زانیہ عورت اور (کنوارہ) زانی مرد ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔"

لہٰذا گھر میں قید رکھنے والی حد زنا اس آیت مقدسہ سے منسوخ ہو کر 100 کوڑے حد زنا مقرر فرمادی گئی۔

ہم نے قرآن مجید سے صرف دو مثالیں ذکر کی ہیں جن سے درج ذیل باتیں واضح طور پر سمجھ میں آرہی ہیں انہیں پوری توجہ سے پڑھیں تا کہ آنے والے مضمون کو اچھی طرح سمجھا جا سکے۔ جیسا کہ ان دو مثالوں سے واضح طور پر یہ بات معلوم ہوگئی کہ جس آیت مقدسہ میں عورت کی عدت وفات "ایک سال" بیان ہوئی ہے یا جس آیت مقدسہ میں زانیہ کی حد زنا "موت آنے تک گھر میں قید رکھنا ہے" بیان ہوئی ہے۔ یہ آیت مقدسہ اور ان کیساتھ وہ تمام آیت مقدسہ جن کا حکم منسوخ ہے لیکن وہ قرآن مجید میں موجود ہیں۔ کلام الٰہی کا حصہ ہیں ان کی تلاوت کی جاتی ہے اور حرف حرف کے بدلے دس دس نیکیاں بھی ملتی ہیں۔ اس کے باوجود ان میں جو حکم بیان ہوا اس پر عمل نہیں کیا جاتا بلکہ دوسری آیات مقدسہ جو ان کی ناسخ ہیں ان پر عمل کیا جاتا ہے یعنی بیوہ عورت کی عدت اب "چار ماہ دس دن" اور زانیہ عورت کی حد "سو کوڑے" ہے بالکل اسی طرح اگر کوئی ایسی حدیث مبارکہ جس کا حکم منسوخ ہو چکا ہو چاہے وہ کسی بھی حدیث کی کتاب میں ہو۔ ہم اس منسوخ حدیث پر عمل کرنے کی بجائے اس حدیث پر عمل کریں گے جو اس کی ناسخ ہے۔ مثال کے طور پر صحیح بخاری میں حدیث موجود ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں سلام کا جواب بھی دے لیتے تھے اور آپس میں گفتگو بھی کر

لیتے تھے بعد میں منع کر دیا گیا یا صحیح بخاری میں ہی حدیث موجود ہے کہ 7ھ سے پہلے جب شراب کو حرام قرار نہیں دیا گیا تھا تو بہت سے لوگ شراب پیتے تھے اب کوئی شخص یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ چونکہ صحیح بخاری میں آ گیا ہے کہ نماز میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گفتگو کر لیا کرتے تھے لہٰذا ہم بھی کریں گے یا پھر معاذ اللہ ثم معاذ اللہ صحیح بخاری میں آ گیا ہے کہ شراب حرام ہونے سے پہلے بہت سے لوگ شراب پیتے تھے تو ہم بھی پئیں گے العیاذ باللہ۔ تو یہ سراسر نادانی اور قرآن وحدیث سے جہالت کی وجہ سے ہے۔ اور وہ بہت بڑی غلطی پر ہیں۔

میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! بالکل اسی طرح اگر صحیح بخاری میں نماز میں رفع یدین کرنے والی حدیث امام بخاری یا کسی اور محدث نے اپنی کتاب میں روایت کی بھی ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ چونکہ رفع یدین کرنے والی حدیث آ گئی ہے لہٰذا ہم رفع یدین کریں گے۔ ہم آنے والے صفحات میں حوالہ جات کے ساتھ دو جہانوں کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان نقل کریں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز میں رفع یدین سے منع فرما دیا تھا اور تمام اہل علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اب جبکہ یہ ساری بات آپ کے ذہن نشین ہو گئی ہے تو آئیے ہم اپنے اصل مضمون کی طرف چلتے ہیں۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات تو واضح طور پر معلوم ہے کہ مسلمانوں پر باقاعدہ پانچ وقت کی نماز معراج میں فرض ہوئی لیکن اس سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز پڑھا کرتے تھے۔ جیسا کہ طبرانی، المواہب اللدنیہ، زرقانی علی المواہب اور اصابہ میں تصریح موجود ہے کہ معراج سے پہلے مسلمان فجر، چاشت اور عصر کی نماز پڑھتے تھے۔ الاصابہ میں ہے کہ مسلمان عصر کے وقت پہاڑ کی گھاٹیوں میں جا کر الگ الگ نماز پڑھتے تھے۔

پہلے بیت المقدس قبلہ تھا بعد میں کعبہ شریف بنا

حدیث پاک 1

عن البراء قال کان رسول اللہ ﷺ صلی نحو بیت المقدس ستة عشر شهرا او سبعة عشر شهرا و کان رسول اللہ ﷺ یحب ان یوجه الی الکعبة فانزل اللہ عزوجل "قد نری تقلب وجهك فی السماء فتوجه نحو القبلة" ❶

ترجمہ "سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرمائی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبہ بطور قبلہ پسند تھا جب یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی" قد نری تقلب وجهك فی السماء "تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ شریف کی طرف چہرہ مبارک کر لیا۔

نماز پہلے دو دو رکعت تھی بعد میں بڑھا دی گئی

حدیث مبارکہ۔2

عن عائشة رضی اللہ عنها قالت فرض اللہ الصلوة حین فرضها رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر فاقرت صلوة السفر وزید فی صلوة الحضر۔

ترجمہ "سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے پہل نماز دو دو رکعت فرض کی تھی سفر و حضر میں۔ بعد میں سفر میں دو رکعت رکھی گئیں اور حضر میں بڑھا دی گئیں (سوائے نماز مغرب کے)"

سنن بیہقی میں ہے امّ المؤمنین فرماتی ہیں ابتدا میں نماز دو دو رکعت تھی، جب

❶ ۔ بخاری کتاب الایمان باب الصلوٰۃ من الایمان، کتاب الصلوٰۃ باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان صحیح مسلم کتاب المساجد باب تحویل القبلۃ من القدس الی الکعبۃ۔ سنن نسائی کتاب القبلۃ باب استقبال القبلۃ۔ جامع ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی ابتداء القبلۃ۔

رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور اطمینان ہو گیا تو مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں دو رکعت کا اضافہ کیا گیا۔
یہاں یہ بات یاد رہے کہ فجر و مغرب کی وہی رکعت رکھی گئیں تھی۔ ❶

نماز میں پہلے تطبیق تھی بعد میں منسوخ ہوگئی

تطبیق والی حدیث مبارکہ: تطبیق (رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھنا)

عن علقمة والاسود انهما دخلا على عبدالله فقال اصلى من خلفكم قالا نعم فقام بينهما وجعل احدهما عن يمينه والاخر عن شماله ثم ركعنا فوضعنا ايدينا على ركبنا فضرب ايدينا ثم طبق بين يديه ثم جعلهما بين فخذيه فلما صلى قال هكذا فعل رسول الله ﷺ ❷

ترجمہ "سیدنا علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ دونوں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: "کیا دوسرے لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے" انہوں نے عرض کی "جی ہاں" تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے درمیان کھڑے ہوئے ایک کو دائیں دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا پھر جب رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہمارے ہاتھوں پر ہاتھ مارا اور دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا ہے۔"

❶ ۔بخاری کتاب الصلوٰۃ باب کیف فرضت الصلوٰۃ، مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا فصل فرضت الصلوٰۃ رکعتین، نسائی کتاب الصلوٰۃ باب کیف فرضت الصلوٰۃ، ابن ماجہ اقامۃ الصلوٰۃ باب تقصیر الصلوٰۃ۔

❷ ۔شرح معانی الاثار کتاب الصلوٰۃ باب التطبیق فی الرکوع نسائی کتاب الافتتاح باب التطبیق ونسخ ذلک مسلم کتاب المساجد باب الندب الی وضع الایدی علی الرکب فی الرکوع ونسخ التطبیق۔

تطبیق کو منسوخ کرنے والی حدیث مبارکہ

حدیث مبارکہ

عن ابی یعفور قال سمعت مصعب بن سعد صلیت الی جنب ابی فطبقت بین کفی ثم وضعتهما بین فخذی فنهانی ابی وقال کنا نفعله فنهینا عنه وامرنا ان نضع ایدینا علی الرکب

ترجمہ "سیدنا مصعب بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد محترم کے پہلو میں نماز پڑھی (تو رکوع کرتے وقت) میں نے اپنے ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھے تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارتے ہوئے فرمایا: اے بیٹے! ہم ایسا کیا کرتے تھے پھر ہمیں ایسا کرنے سے روک دیا گیا اور ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔" ❶

نماز میں پہلے سلام کرنا اور گفتگو کرنا جائز تھا بعد میں منسوخ کر دیا گیا

حدیث مبارکہ

عن عبدالله بن مسعود رضی الله قدمت من الحبشة وعهدی بهم وهم یسلمون فی الصلوٰة ویقضون الحاجة فاتیت رسول الله ﷺ فسلمت علیه وهو یصلی فلم یرد علیّ فلما قضی لکم ان لا تتکلموا فی الصلوٰة۔

ترجمہ "سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت میں حبشہ سے واپس آیا تو ان دنوں لوگ نماز میں ایک دوسرے کو سلام کر لیتے تھے اور ضروری حاجتیں بھی پوری کر لیتے تھے۔ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نماز"

❶ ۔بخاری کتاب الاذان باب وضع الاکف علی الرکب فی الرکوع، مسلم کتاب المساجد باب الندب الی وضع الایدی علی الرکب فی الرکوع ونسخ التطبیق، سنن کبری بیہقی، کتاب الصلوٰۃ باب السنۃ فی وضع الراحتین علی الرکبتین ونسخ التطبیق۔

پڑھ رہے تھے۔آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ جب نماز مکمل کر چکے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے کاموں میں سے جو چاہے اپنے نبی کے لیے ظاہر کر دیتا ہے اور تمہارے لیے حکم دیا ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو۔''

اسی سے ملتی جلتی حدیث مبارکہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی میں بھی موجود ہے۔

حدیث مبارکہ

عن زید بن ارقم قال کنا نتکلم فی الصلوٰۃ یکلم احدنا اخاہ فی حاجتہ حتی نزلت ھذہ الایہ "وقوموا ﷲ قانتین" فامرنا بالسکوت ورواہ مسلم نھینا عن الکلام۔ [2]

ترجمہ ''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم لوگ نماز میں باتیں کر لیا کرتے تھے۔ایک آدمی اپنے ساتھ کھڑے شخص سے نماز کے اندر گفتگو بھی کر لیا کرتا تھا اور ضروری کام سرانجام دے لیا کرتا تھا یہاں تک کہ جب یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی "وقوموا ﷲ قانتین" تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور گفتگو کرنے سے منع کر دیا گیا۔''

عورتیں قعدہ میں چارزانوں بیٹھتی تھیں پھر انہیں سمٹ کر بیٹھنے کا حکم دیا گیا:

حدیث مبارکہ

عن ابن عمر انہ سئل کیف کن النساء یصلین علی عھد رسول اللہ ﷺ

[1] ۔شرح معانی الاثار کتاب الصلوٰۃ باب الاشارۃ فی الصلوٰۃ بخاری کتاب التجد باب ما نھی من الکلام فی الصلوٰۃ، مسلم کتاب المساجد باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ ونسخ ما کان من اباحتہ۔

[2] ۔صحیح بخاری کتاب التفسیر باب وقوموا اللہ قانتین مسلم حوالہ سابقہ جامع ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب نسخ الکلام فی الصلوٰۃ سنن کبری للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب مالا یجوز من الکلام فی الصلوٰۃ۔ سنن نسائی کتاب السھو باب الکلام فی الصلوٰۃ، سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب النھی عن الکلام فی الصلوٰۃ

قال کن یتربعن ثم امرن ان یحتفزن [1]

ترجمہ ''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں عورتیں کیسے نماز پڑھتی تھیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تشہد میں چوکڑی مار کر بیٹھتی تھیں پھر انہیں سمٹ کر بیٹھنے کا حکم دیا گیا۔''

پہلے جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قرات کرنے سے منع کیا گیا

حدیث مبارکہ

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ انصرف من صلاۃ جھر فیھا بالقراۃ فقال ھل قراء معی منکم احد انفا فقال رجل نعم آنا یارسول اللہ قال فقال رسول اللہ ﷺ انی اقول مالی انازع القرآن فانتھی الناس عن القراۃ مع رسول اللہ ﷺ فیما جھر فیہ رسول اللہ ﷺ بالقراۃ حین سمعوا ذالک من رسول اللہ ﷺ [2]

ترجمہ ''حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جہری نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قرات کی ہے۔ایک صاحب بولے جی ہاں یارسول اللہ ﷺ میں نے قرات کی ہے۔سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبھی تو میں (اپنے جی میں) کہہ رہا تھا کہ میرے ساتھ قرآن مجید کی قرات میں منازعت کیوں ہو رہی ہے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی سنا تو انہوں نے ان نمازوں میں قرات کرنی چھوڑ دی جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ جہراً قرات فرماتے تھے۔''

[1] ۔مسند امام اعظم کتاب الصلوٰۃ باب کیف تجلس المراۃ فی التشہد۔

[2] ۔موطا امام مالک کتاب الصلوٰۃ باب ترک القراۃ خلف الامام فیما جھر فیہ، سنن نسائی، کتاب الافتتاح باب ترک القراۃ خلف الامام فیما جھر بہ، سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب من کرہ القراۃ بفاتحۃ الکتاب اذا جھر الامام۔ سنن ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب اذا قراۃ الامام فانصتوا۔

پھر سری نمازوں میں بھی امام کے پیچھے قرات کرنے سے منع کر دیا گیا

حدیث مبارکہ

عن جابر بن عبداللہ ان رجلا قرا خلف النبی ﷺ فی الظھر والعصر فاومی الیہ رجل فنھاہ فلما انصرف قال اتنھانی ان اقرا خلف النبی ﷺ فتذاکر ذالک حتی سمع النبی ﷺ فقال رسول اللہ ﷺ من صلی خلف الامام فان قراتہ لہ قراۃ۔

ترجمہ ”سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ظہر یا عصر کی نماز میں ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے قرات کی اسی دوران ایک شخص نے اسے اشارہ سے قرات سے منع کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو قرات کرنے والے نے منع کرنے والے سے کہا کہ تم مجھے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے قرات کرنے سے روک رہے تھے؟ وہ دونوں یہ باتیں کر رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کی گفتگو سن لی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو اس کے لئے امام کی قرات ہی کافی ہے۔“ ❶

قارئین محترم! ان احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوگئی کہ پہلے امام کے پیچھے جہری نمازوں (فجر، مغرب، عشاء) میں قرات کرنے سے منع کیا گیا پھر سری نمازوں میں (ظہر، عصر) میں بھی امام کے پیچھے قرات کرنے سے منع کر دیا گیا۔

رفع یدین (ہاتھوں کو اٹھانا)

قارئین کرام! اب آیئے نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ دوسرے مقامات پر رفع یدین کو کائنات کے سردار نبی مختار ﷺ کے فرمان عالی شان اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ارشادات عالیہ کی روشنی میں سمجھیں کہ یہ کیسے منسوخ ہوا۔

❶ ۔موطا امام محمد باب القراۃ فی الصلوۃ خلف الامام، کتاب القراۃ للبیہقی 126

شروع شروع میں نماز کی ہر تکبیر کیساتھ رفع یدین کیا جاتا تھا

حدیث مبارکہ

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ ﷺ کان یرفع یدیہ عند کل تکبیرۃ۔ ❶

ترجمہ ”سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔“

حدیث مبارکہ

عمیر بن حبیب رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ یرفع یدیہ مع کل تکبیرۃ فی الصلوۃ المکتوبۃ ❷

ترجمہ: عمیر بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ ہر تکبیر کیساتھ رفع یدین کیا کرتے تھے۔

عن مالک بن الحویرث انہ رای النبی ﷺ رفع یدیہ فی صلاتہ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع واذا سجد واذا رفع راسہ من السجود حتی یحاذی بھما فروع اذنیہ۔

ترجمہ ”سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے نماز میں رفع یدین کیا اور رکوع میں جاتے ہوئے رکوع سے اٹھتے وقت اور سجدہ کرتے ہوئے اور سجدے سے اٹھتے وقت بھی رفع یدین کیا یہاں تک کہ اپنے ہاتھ مبارک کانوں کی لو کے برابر اٹھائے۔“ ❸

❶ ۔ابن ماجہ کتاب الصلوۃ ابواب اقامۃ الصلوۃ باب رفع الیدین۔
❷ ۔ابن ماجہ کتاب الصلوۃ ابواب اقامۃ الصلوۃ باب رفع الیدین۔
❸ ۔نسائی کتاب الافتتاح باب رفع الیدین للسجود۔

سجدوں میں بھی رفع یدین کیا جاتا تھا

حدیث مبارکہ

عن انس ان النبی ﷺ کان یرفع یدیہ فی الرکوع والسجود ❶

ترجمہ ”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نماز میں رکوع و سجود میں رفع یدین کرتے تھے۔“

حدیث مبارکہ

عن یحیی بن ابی اسحاق قال رایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یرفع یدیہ بین السجدتین ❷

ترجمہ: یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں کو دونوں سجدوں کے درمیان اٹھاتے تھے۔

پھر دو سجدوں کے درمیان رفع یدین چھوڑ دیا گیا:

حدیث مبارکہ

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ ﷺ یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا رکع واذا رفع و کان لا یفعل ذلک فی السجود ❸

ترجمہ ”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرتے تھے اور سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔“

---

❶ ۔مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوٰۃ باب من کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ مجمع الزوائد کتاب الصلوٰۃ باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ۔ابویعلی 399/6۔کنز العمال کتاب الصلوٰۃ باب رفع الیدین 47/8

❷ ۔جزء رفع الیدین للبخاری۔

❸ ۔بخاری کتاب الاذان باب رفع الیدین اذا کبر، نسائی کتاب الافتتاح باب ترک رفع الیدین عند السجود ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب رفع الیدین۔

بعد میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز میں کسی بھی جگہ رفع یدین کرنا چھوڑ دیا گیا

حدیث مبارکہ

عن عبداللہ عن النبی ﷺ انہ کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود ❶

ترجمہ ”سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر کہیں بھی نہیں کرتے تھے۔“

حدیث مبارکہ: عن البراء بن عازب قال رایت رسول اللہ ﷺ رفع یدیہ حین افتتح الصلوٰۃ ثم لم یرفعھما حتی انصرف۔ ❷

ترجمہ ”سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کیا پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی اور جگہ رفع یدین نہیں کیا۔“

حدیث مبارکہ

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ وابی بکر و عمر فلم یرفعوا ایدیھم الا عند افتتاح الصلوٰۃ

ترجمہ” سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اور سیدنا ابوبکر و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ہمراہ نماز پڑھی ان میں سے کسی نے بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی بھی جگہ ہاتھ نہ اٹھائے یعنی رفع یدین نہیں کیا۔“ ❸

رفع یدین کے بارے میں دو جہانوں کے سردار ﷺ کا حکم

حدیث نبوی

عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ فقال مالی

---

❶ ۔شرح معانی الآثار کتاب الصلوٰۃ باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود۔

❷ ۔شرح معانی الآثار حوالہ سابق، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع۔

❸ ۔سنن کبریٰ للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب من لم یذکر الرفع الا عند الافتتاح، دار قطنی 1/ 295

ارا کم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ ❶

ترجمہ ”سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ سنن نسائی کے الفاظ یہ ہیں:“

ونحن یعنی رافعوا ایدینا فی الصلوٰۃ

کہ ہم نماز میں رفع یدین کر رہے تھے اور امام احمد بن حنبل نے اپنی حدیث کی کتاب ”مسند احمد“ میں جو الفاظ روایت کیے ہیں وہ بھی پڑھ لیں۔ الفاظ یہ ہیں:

انہ ﷺ دخل المسجد فابصر قومًا قد رفعوا ایدیھم

نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو بعض لوگوں کو دیکھا وہ رفع یدین کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں نماز میں اس طرح رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے سرکش گھوڑوں کی دُمیں اٹھی ہوئی ہوتی ہیں نماز کو سکون سے ادا کرو۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نماز میں رفع یدین کرنا چھوڑ دیا۔

سیدنا عبداللہ بن زبیر کا ارشاد گرامی

حدیث مبارکہ

انہ رای رجلا یرفع یدیہ فی الصلوٰۃ عند الرکوع وعند رفع راسہ من الرکوع فقال لہ لا تفعل فانہ شیء فعلہ رسول اللہ ﷺ ثم ترکہ ❷

ترجمہ ”سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا وہ نماز میں رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کر رہا تھا تو اسے فرمایا ایسا نہ کرو کیونکہ یہ وہ عمل ہے جو رسول اللہ ﷺ نے پہلے کیا پھر چھوڑ دیا۔“

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی رفع یدین چھوڑ دیا۔

❶ ۔مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ، سنن نسائی کتاب السھو باب السلام بالایدی فی الصلوٰۃ۔

❷ ۔عینی شرح بخاری 7/2

حدیث مبارکہ

عن مجاهد قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ من الصلوٰۃ ❶

ترجمہ ”سیدنا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ صرف نماز کی پہلی تکبیر (تکبیر تحریمہ) میں ہی رفع یدین کرتے تھے۔“

سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ نے بھی رفع یدین چھوڑ دیا

حدیث مبارکہ

عاصم بن کلیب عن ابیہ ان علیًا کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ من الصلوٰۃ ثم لا یرفع بعد

ترجمہ ”عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کی پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے پھر اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔“ ❷

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی رفع یدین کو منسوخ سمجھتے تھے

حدیث مبارکہ

عن الاسود قال رایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود ❸

ترجمہ ”حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے پھر نہیں کرتے تھے۔“

❶ ۔شرح معانی الآثار کتاب الصلوٰۃ باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود، مصنف ابن ابی شیبہ 1/237 موطا امام محمد 90

❷ ۔شرح معانی الآثار کتاب الصلوٰۃ باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود، سنن کبریٰ للبیہقی کتاب الصلوٰۃ باب من لم یذکر الرفع الا عند الافتتاح۔

❸ ۔شرح معانی الآثار حوالہ سابقہ۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول فیصل

حدیث مبارکہ

عن علقمة رحمة الله عليه قال قال عبدالله بن مسعود الا اصلی بکم صلوٰة رسول الله ﷺ فصلی فلم یرفع یدیه الا فی اوّل مرة ❶

سیدنا علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ترجمہ ”کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ (یہ کہا) پھر نماز پڑھی اور سوائے تکبیر تحریمہ کے اور کسی جگہ بھی رفع یدین نہیں کیا۔“

امام ترمذی کا اعلان حق

قال ابو عیسٰی حدیث ابن مسعود حسن وبه یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعین وهو قول سفیان واهل الکوفه ❷

ترجمہ ”امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اپنی حدیث کی کتاب ”جامع ترمذی“ میں اوپر والی حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور نبی کریم ﷺ کے بہت سے علماء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی عمل ہے۔ اسی طرح تابعین بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے سفیان اور اہل کوفہ کا بھی اسی حدیث کے مطابق عمل ہے۔“

قارئین محترم! معلوم ہوا حضور اکرم ﷺ کے علماء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اسی بات کی گواہی ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی دے رہے ہیں۔

❶ ۔سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع جامع ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب رفع الیدین عند الرکوع سنن نسائی کتاب الافتتاح باب رفع الیدین والرخصۃ فی ترک ذلک شرح معانی الآثار حوالہ سابقہ۔

❷ ۔جامع ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب رفع الیدین عند الرکوع۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی گواہی

روی عن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال العشرة الذین شهدلهم رسول الله ﷺ بالجنة ما کانوا یرفعون ایدیهم الا فی افتتاح الصلوٰة ❶

ترجمہ ”سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (عشرہ مبشرہ) جنہیں رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی وہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ کہیں بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔“

اللہ اکبر! یہ ہیں وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو عشرہ مبشرہ کہلائے جو رفع یدین نہیں کرتے تھے، کیا کوئی مسلمان خیال بھی کر سکتا ہے کہ ایسی عظیم ہستیاں جن کی زندگیاں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گزریں جن کی سنتوں کو حضور اکرم ﷺ نے مضبوطی سے پکڑے رکھنے کا حکم فرمایا ہو اور وہ سنت رسول ﷺ کے خلاف عمل کرتے ہوں۔ العیاذ باللہ العیاذ باللہ

عشرہ مبشرہ کے اسماء گرامی

سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا ابوعبیدہ بن جراح، سیدنا سعد، سیدنا سعید، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم۔

امام ابوبکر بن عیاش کی تائید

عن ابی بکر بن عیاش رحمة الله علیه قال ما رایتُ فقیها یفعله یعنی یرفع یدیه فی غیر التکبیرة الاولیٰ ❷

ترجمہ ”امام ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے کسی بھی فقیہ کو تکبیر تحریمہ کے علاوہ کہیں بھی رفع یدین کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔“

یاد رہے یہ امام ابوبکر بن عیاش وہ عظیم محدث ہیں کہ امام بخاری و امام مسلم نے بھی ان

❶ ۔بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع کتاب الصلوٰۃ حکم رفع الیدین عینی شرح بخاری 282/5

❷ ۔شرح معانی الآثار۔حوالہ سابقہ۔

سے احادیث روایت کی ہیں اور امام احمد بن حنبل اور سیدنا عبداللہ بن مبارک جیسی عظیم ہستیاں ان کی شاگرد ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مبارک نے تو یہاں تک کہا ہے کہ میں نے امام ابوبکر بن عیاش سے زیادہ سنت پر عمل کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ ❶

سیدنا ابواسحٰق کی بھی سنیے

عن ابی اسحق قال کان اصحاب عبداللہ واصحاب علی لا یرفعون ایدیھم الا فی افتتاح الصلوۃ قال وکیع ثم لا یعودون ❷

ترجمہ "سیدنا ابواسحٰق فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اصحاب اور شاگرد صرف نماز کی تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے حضرت وکیع فرماتے ہیں پھر اس کے بعد کسی جگہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔"

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا فیصلہ کن عمل

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع کیا اور فرمایا اشعری قبیلہ کے لوگو ایک جگہ خود بھی اور عورتوں اور بچوں کو جمع کرو تا کہ میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز کا طریقہ سکھا دوں جو آپ ﷺ نے ہمیں مدینہ میں پڑھائی ہے۔ جب سب جمع ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کر کے دکھایا پھر جب ظہر کا وقت ہوا تو پہلے مردوں کی صف بنوائی پھر لڑکوں کی پھر عورتوں کی اس کے بعد اذان کہی پھر اقامت پھر آپ نے پوری نماز تفصیل کے ساتھ پڑھ کے دکھائی پھر فرمایا:

احفظوا تکبیری وتعلموا رکوعی وسجودی فانھا صلوۃ رسول اللہ ﷺ التی کان یصلی لنا کذا الساعۃ من النھار۔

میری تکبیر کہنے کے مقامات کو یاد کر لو میرے رکوع اور میرے سجود کو سیکھ لو بیشک

❶ ۔اوجز المسالک 207/1 ❷ ۔مصنف ابن ابی شیبہ 236/1

رسول اللہ ﷺ کی نماز یہی تھی جو آپ ﷺ نے ہمیں دن کے اس وقت اسی طرح پڑھائی۔ ❶

قارئین محترم! سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اتنے خاص اہتمام کیساتھ پوری قوم کو اکٹھا کر کے نماز سکھلائی لیکن کہیں بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ نماز میں رفع یدین منسوخ ہو گیا ہے۔ ہم نے طوالت کے خوف سے پورا عربی متن نقل نہیں کیا۔ اہل علم حضرات اصل کتاب کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

یہ بھی یاد رہے حدیث میں جہاں کہیں نبی مکرم ﷺ نے خود کسی صحابی کو نماز کا مکمل طریقہ سکھلایا وہاں تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی بھی اور جگہ رفع یدین کا حکم نہ دیا نہ کر کے دکھلایا۔ صحیح بخاری ❷ اور سنن نسائی ❸ میں ایسی احادیث تفصیل کیساتھ ذکر کی گئیں ہیں۔ جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ رفع یدین منسوخ ہو گیا تھا۔

کیا منسوخ سنت پر عمل کیا جائے گا؟

اس سے پہلے کہ ہم رفع یدین کی منسوخیت پر مزید دلائل نقل کریں۔ اس سوال کا جواب تلاش کرنا بھی ضروری ہے کہ "پھر کیا ہوا کہ رفع یدین منسوخ ہو گیا۔ ہے تو ہمارے نبی ﷺ کی سنت ہی نہ؟"

ہم تو سنت سمجھ کر عمل کرتے ہیں۔

ہم صحیح بخاری و صحیح مسلم کے حوالہ جات سے نقل کر آئے ہیں کہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا بھی نبی کریم ﷺ کی ہی سنت تھی۔ اور نماز میں سلام کا جواب دینا اور گفتگو کر لینا یہ بھی نبی مکرم ﷺ کی ہی سنت تھی۔ تو کیا کوئی عقلمند مسلمان اب

❶ ۔مسند احمد 343/5

❷ ۔بخاری کتاب الاذان باب امر النبی الذی لا یتم رکوعہ بالاعادہ۔

❸ ۔سنن نسائی کتاب الافتتاح باب الرخصۃ فی ترک الذکر فی السجود۔

بیت اللہ کی بجائے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے؟ یا نماز میں گفتگو کر سکتا ہے؟ یہ سمجھ کر کہ منسوخ ہو گئی تو کیا ہوا۔ ہے تو ہمارے نبی کریم ﷺ کی سنت ہی نہ؟ حاشا کلا ہر گز نہیں اس کی تو سرے سے نماز ہی نہیں ہو گی۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان سنتوں کے منسوخ ہونے پر عمل نہیں کرتے اور رفع یدین کی سنت پر منسوخ ہونے کے باوجود عمل کرنا چاہتے ہیں؟

انتہائی اہم گذارش

قارئین کرام! ان احادیث پر نظر ڈالتے ہی یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ کس طرح نماز میں پہلے پہل ہر تکبیر کیساتھ رفع یدین کیا جاتا تھا پھر سجدوں کے درمیان رفع یدین چھوڑا گیا پھر تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز میں ہر جگہ رفع یدین چھوڑ دیا گیا اور رفع یدین کو چھوڑ دینے پر دو جہانوں کے سردار ﷺ کا فرمان عالیشان بھی آ گیا، ہم نے آپ کے سامنے ساری صورت حال احادیث کی روشنی میں نقل کر دی ہے۔ اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ دین اسلام کو اپنی خواہش کے مطابق کرنا ہے یا اپنی خواہش کو محبوب رب العالمین کے فرمان ذیشان کے مطابق کرنا ہے۔ پہلی صورت میں خسارہ ہی خسارہ ہے اور دوسری صورت میں دنیا و آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

یاد رکھیئے! اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے کہ میں تو رفع یدین سنت کی اتباع کی وجہ سے کرتا ہوں تو ہماری بڑے ہی اخلاص کے ساتھ گذارش ہے، ہم نے جو احادیث ذکر کی ہیں ان کے مطابق نماز میں 8 جگہ رفع یدین کرنا ہمارے پیارے نبی ﷺ کی سنت ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ صرف 3 جگہ رفع یدین کرتے ہیں اور 5 جگہ نہیں کرتے

کیا یہ سنت کی اتباع ہے یا اپنی خواہش کی اتباع؟

ذرا ارشاد باری تعالیٰ تو سنیئے!

افرء یت من اتخذ الٰھہ ھوہ واضلہ اللہ علی علم وختم علی سمعہ وقلبہ

وجعل علی بصرہ غشوۃ فمن یھدیہ من بعد اللہ افلا تذکرون (الجاثیہ:230)

ترجمہ "بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرا لیا اور اللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا تو اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے تو کیا تم نصیحت حاصل کرو گے۔"

رفع یدین کی منسوخیت پر مزید دلائل

حدیث مبارکہ

عن المغیرۃ قال قلت لابراھیم حدیث وائل انہ رای النبی ﷺ اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع فقال ان کان وائل راہ مرۃ یفعل ذلک فقد یراہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خمسین مرۃ لا یفعل ذلک ❶

ترجمہ "حضرت مغیرہ فرماتے ہیں میں نے سیدنا ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ذکر کیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی مکرم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نماز شروع کرتے وقت رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرتے تھے تو سیدنا ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو ایک مرتبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی مکرم ﷺ کو پچاسیوں مرتبہ ایسا نہیں کرتے دیکھا ہے۔"

قارئین محترم! اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ چونکہ سفر و حضر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ رہتے تھے تو انہیں رفع یدین کے منسوخ ہونے کا علم ہو گیا تھا اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو بہت ہی کم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وقت گزارنے کا شرف حاصل ہوا تو ہو سکتا ہے انہیں رفع یدین کے منسوخ ہونے کا علم نہ ہو سکا ہو۔

❶ ۔شرح معانی الآثار کتاب الصلوۃ باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود۔

سیدنا امام مالک بن انس امام دارالہجرۃ رفع یدین نہیں کرتے تھے

وقال مالک لا اعرف رفع الیدین فی شیء من تکبیرۃ الصلوٰۃ لا فی خفض ولا فی رفع الا فی افتتاح الصلوٰۃ ❶

ترجمہ "امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ نماز کی تکبیروں میں کہیں بھی رفع یدین ہے، رفع یدین نہ نیچے جاتے ہوئے ہے اور نہ ہی اوپر سر اٹھاتے ہوئے۔ رفع یدین صرف پہلی تکبیر کے وقت ہے۔"

ذرا پھر اسے غور سے پڑھیں یہ امام مدینہ سیدنا امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو کہ 95ھ میں مدینہ میں پیدا ہوئے، تبع تابعی کا درجہ پایا اسی طرح امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 80ھ میں پیدا ہوئے وہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے اور آپ نے تابعی کا درجہ پایا یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

حدیث مبارکہ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سات جگہوں کے علاوہ کہیں بھی رفع یدین نہ کیا جائے۔ جب نماز شروع کی جائے، مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت، جب بیت اللہ پر نظر پڑے، جب صفا و مروہ پر کھڑا ہو، عرفات میں زوال کے بعد لوگوں کے ساتھ وقوف کرتے وقت اور مزدلفہ میں اور رمی جمار کرتے وقت۔

یاد رکھیئے!

احادیث کی تین اقسام ہیں:

[۱] قولی [۲] فعلی [۳] تقریری

❶ ۔صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین تحت الحاشیۃ، الفقہ علی المذاہب الاربعۃ 250/1 بدایۃ المجتہد 97/1، جزء المسالک، المدونۃ الکبری

❷ ۔معجم طبرانی کبیر 285/11، جزء رفع الیدین للبخاری، مصنف ابن ابی شیبہ 267/1

حدیث قولی

وہ حدیث مبارکہ جس میں رسول اکرم ﷺ کے فرمان عالیشان کا ذکر ہو۔ مثلاً صحابی فرمائیں قال رسول اللہ ﷺ کذا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا۔ جیسا کہ فرمان نبوی ہے کہ مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں نماز میں اس طرح رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے سرکش گھوڑوں کی دمیں اٹھی ہوئی ہوتی ہیں نماز کو سکون سے ادا کرو۔ (مسلم)

حدیث فعلی

وہ حدیث جس میں نبی کریم ﷺ کے کسی فعل مبارک کا ذکر ہو۔ مثلاً صحابی فرمائیں فعل رسول اللہ ﷺ کذا۔ رسول مکرم ﷺ نے ایسا کیا۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کیا پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی اور جگہ رفع یدین نہیں کیا۔ (ابوداؤد)

حدیث تقریری

وہ حدیث جس میں محبوب خدا ﷺ کے سامنے کوئی بات یا کام کیا جائے اور آپ ﷺ منع نہ فرمائیں۔

اب اس بات پر تمام فقہاء و محدثین کا اتفاق ہے کہ حدیث قولی کو حدیث فعلی اور حدیث تقریری پر ترجیح حاصل ہے۔ بڑی ہی حیرت کی بات ہے کہ حضور ﷺ سے جتنی بھی رفع یدین کرنے والی احادیث ہیں وہ سب کی سب حدیث فعلی ہیں پورے ذخیرہ احادیث میں ایک بھی حدیث قولی نہیں ہے لیکن اس کے برعکس رفع یدین کے منسوخ ہونے پر حدیث قولی بھی موجود ہے اور حدیث فعلی بھی۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ نماز میں رفع یدین یقیناً یقیناً منسوخ ہو گیا ہے۔

بہت شور سنتے تھے!

ہم ذیل میں جدول کی صورت میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام پیش کرتے ہیں جن سے رفع یدین کرنے والی احادیث روایت کی گئیں ہیں اور ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام بھی درج کریں گے جن سے رفع یدین نہ کرنے کی احادیث روایت کی گئی ہیں۔ آپ کو جدول پر نظر ڈالتے ہی یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ ان میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام بھی ہیں جن سے رفع یدین کرنے والی احادیث بھی نقل کی گئی ہیں اور انہی سے رفع یدین نہ کرنے کی بھی احادیث روایت کی گئی ہیں۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک رفع یدین پہلے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ کیونکہ یہ بات تو محال ہے کہ صحابی رسول ایک بات جو وہ خود روایت کریں پھر اس کے خلاف عمل کریں یا پھر اپنی روایت کردہ حدیث کو ہی بھول جائیں۔ بس اس کی ایک ہی صورت ہے اس صحابی رسول کے نزدیک نماز میں رفع یدین منسوخ ہو گیا ہے۔

رفع یدین کرنے والی احادیث روایت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ	سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ
سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ	سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام جن سے رفع یدین نہ کرنے والی احادیث روایت ہیں

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ	سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ
سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ	سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
سیدنا طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ
سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ	سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ	سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ
سیدنا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ	

جدول پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رفع یدین نقل کرنے والے اصحاب رسول ﷺ کی تعداد 12 ہے اور رفع یدین منسوخ ہونے والی احادیث روایت کرنے والے اصحاب رسول ﷺ کی تعداد 17 ہے۔ پھر وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن سے دونوں طرف کی روایات آئی ہیں یعنی رفع یدین کرنے اور نہ کرنے کی چونکہ اس وجہ سے ان کے نزدیک رفع یدین منسوخ ثابت ہوتا ہے تو ان کو نکال کر اور سیدنا مالک بن حویرث کو بھی کیونکہ ان سے رفع یدین کرنے والی جو حدیث روایت کی گئی ہے اس میں سجدے میں جاتے اور سجدے سے اٹھتے وقت رفع یدین کا بھی ذکر ہے جس پر کوئی بھی عمل نہیں کرتا اور اسی کیساتھ صحیح بخاری میں سیدنا مالک بن حویرث سے جو حدیث نقل کی گئی ہے اس میں رفع یدین کا بالکل بھی ذکر نہیں ہے۔ [1] لہٰذا ان کو بھی نکال کر باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن سے رفع یدین کرنے والی احادیث روایت ہیں

---

[1] ۔ بخاری کتاب الاذان باب المکث بین السجدتین۔



ان کی تعداد 6 رہ جاتی ہے تو بات نصف النہار کی طرح واضح ہے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد زیادہ ہے یعنی 17 ہے جنہوں نے نماز میں رفع یدین کے منسوخ ہونے کی خبر دی ہے۔ شور تو یہ تھا ان احادیث کی تعداد 400 ہے جن میں رفع یدین کرنے کی خبر دی گئی ہے لیکن یہاں تو صرف اور صرف 6 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اِک قطرۂ خون بھی نہ نکلا

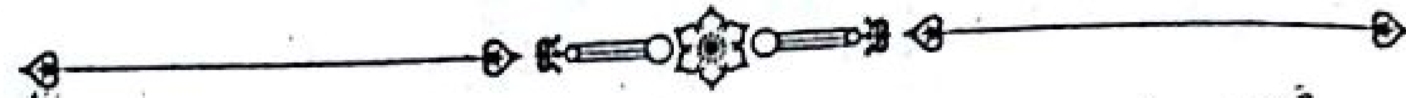
چند اہم سوالات

قارئین محترم! تحقیق کرنا ہر مسلمان کا حق ہے۔ میری ان تمام لوگوں سے انتہائی اخلاص کے ساتھ گذارش ہے جو نماز میں رفع یدین کرتے ہیں یا نہیں کرتے کہ آنے والے چند سوالات کے جوابات پاکستان سے ہی نہیں پوری دنیا سے کسی بھی خطے سے تلاش کریں اور قرآن مجید و حدیث صحیح کی روشنی میں تلاش جاری رکھیں۔ آپ پر حقیقت خود بخود واضح ہو جائیگی۔ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے؟

❶ احادیث کے پورے ذخیرے سے صرف اور صرف ایک ”حدیث قولی“ دکھلا دیں جس میں حضور اکرم ﷺ نے خود فرمایا ہو کہ نماز میں رکوع میں جاتے رکوع سے اٹھتے وقت تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت رفع یدین کیا کرو۔

❷ صرف اور صرف ایک ”حدیث صحیح مرفوع متصل غیر مضطرب“ دکھلا دیں جس میں تاجدار کائنات ﷺ کے بارے میں آیا ہو کہ آپ ﷺ نے اپنے وصال باکمال تک نماز میں رفع یدین کیا۔

❸ جو شخص نماز میں رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت اور تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت رفع یدین نہیں کرتا اس کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ قرآن مجید اور



حدیث صحیح کی روشنی میں جواب دیں۔

❹ اگر کوئی شخص نماز پڑھتے ہوئے ”رفع یدین“ کرنا بھول جائے تو اس کی نماز ہو جائیگی یا نہیں ہوگی اور کیا اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟ قرآن مجید اور حدیث صحیح کی روشنی میں جواب دیں۔

اسے ضرور پڑھیں

اس مسئلہ کا حل ہم یوں بھی تلاش کر سکتے ہیں کہ نماز میں کہی جانے والی تکبیریں ”رفع یدین“ کے مسئلہ میں تین طرح کی ہیں۔

[۱] تکبیر تحریمہ
[۲] دو سجدوں کے درمیان تکبیر
[۳] رکوع و سجود میں جاتے ہوئے تکبیر

❶ تکبیر تحریمہ

جس سے نماز کی ابتدا کی جاتی ہے یہ فرض ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ سب کا اس بات پر اتفاق ہے تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین کیا جائے گا۔

❷ دو سجدوں کے درمیان تکبیر

یہ تکبیر سنت ہے اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ اس تکبیر کو کہتے وقت رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔

❸ رکوع و سجود میں جاتے ہوئے تکبیر

یہ بھی سنت ہیں۔ ان تکبیروں کے کہتے وقت اختلاف ہے کہ رفع یدین کیا جائیگا یا نہیں بعض کے نزدیک کیا جائے گا بعض کے نزدیک نہیں کیا جائے گا۔

مسئلے کا حل

اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ جن تکبیروں میں اختلاف ہے ان کا حکم تلاش کرتے ہیں کہ ان کا حکم سنت ہے یا فرض؟ اگر ان کا حکم سنت ہوا تو یہ ایسے ہی ہونگی جیسا کہ ''دو سجدوں کے درمیان کہی جانے والی تکبیر'' تو جب اس تکبیر کے وقت رفع یدین نہیں کیا جاتا تو ان کے ادا کرتے وقت بھی رفع یدین نہیں کیا جائے گا اور اگر ان کا حکم تکبیر تحریمہ والا ہے یعنی ان کے بغیر نماز ہو ہی نہیں سکتی یہ فرض ہیں تو پھر ان کے ادا کرتے وقت بھی رفع یدین کیا جائے گا تو جب ہم نے غور کیا تو پتہ چلا رکوع وسجود میں جاتے وقت جو تکبیریں کہی جاتی ہیں ان کا حکم تکبیر تحریمہ کی طرح نہیں ہے کیونکہ تکبیر تحریمہ فرض ہے اگر کوئی بھول کر بھی اسے چھوڑ بیٹھے تو اس کی نماز ہوگی ہی نہیں برخلاف ان تکبیروں کے اگر یہ بھول کر نہ کہی جاسکیں تو نماز ہوجائے گی تو پتہ چلا ان کا حکم دو سجدوں میں کہی جانے والی تکبیر کی طرح ہے یعنی سنت ہے کیونکہ اگر کوئی شخص بھول کر یہ تکبیر چھوڑ بیٹھتا ہے تو اس کی نماز ہوجائے گی تو جب اس تکبیر کے وقت رفع یدین نہیں کیا جاتا تو رکوع وسجود میں جاتے وقت کہی جانے والی تکبیروں کے وقت بھی رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔

رفع یدین محدثین کی نظر میں

محدثین کرام رحمہم اللہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ احادیث مبارکہ کی کتابوں میں جب ''مسئلہ رفع یدین'' کا باب باندھتے ہیں تو پہلے وہ باب جس میں رفع یدین کرنے والی احادیث کا ذکر ہوتا ہے اسے لاتے ہیں پھر وہ باب لاتے ہیں جس میں ان احادیث کا ذکر ہوتا ہے جن میں رفع یدین نہ کرنے کی روایات ہوتی ہیں لہٰذا اس سے صاف طور پر یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین پہلے تھا بعد میں منسوخ ہوگیا۔

جامع ترمذی

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث کی کتاب ''جامع ترمذی'' میں یہی ترتیب قائم کی ہے ''باب رفع الیدین'' اس باب کے تحت رفع یدین نہ کرنے والی احادیث لائے ہیں۔

سنن ابوداؤد

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''سنن ابوداؤد'' میں کتاب الصلوٰۃ کے تحت ''رفع یدین'' کے بارے میں پہلا باب ذکر کیا۔

باب رفع الیدین

نماز میں رفع یدین کرنے کے بارے میں باب۔ اس کے بعد یہ باب باندھا

باب من لہ یذکر الرفع عند الرکوع، رفع یدین کے بارے میں یہ باب باندھا ہے جس میں رکوع کرتے وقت رفع یدین نہ کرنے کا ذکر ہے۔

سنن نسائی

امام نسائی اپنی حدیث کی کتاب ''سنن نسائی'' میں ''مسئلہ رفع یدین'' کے بارے میں جو ترتیب رکھی ہے۔ اس سے ایسا شخص جو تھوڑی بہت بھی سوجھ بوجھ رکھتا ہے وہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ نماز میں رفع یدین منسوخ ہوگیا ہے۔ ذرا ملاحظہ فرمائیں:

باب رفع الیدین عند الرفع من الرکوع: رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کا ذکر۔ باب رفع الیدین حذو فروع الاذنین عند الرفع من الرکوع، رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانے کا بیان۔

الرخصۃ ترک ذلك: رفع یدین کو چھوڑنے کی رخصت کا بیان۔ اس ترتیب سے واضح ہوگیا ہے کہ رفع یدین منسوخ ہے۔

باب رفع الیدین للسجود: سجدوں کے لیے رفع یدین کا بیان۔

ترک رفع الیدین للسجود: سجدوں میں رفع یدین کو چھوڑنے کا بیان۔

باب رفع الیدین عند الرفع من السجدة الاولیٰ: پہلے سجدے سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کا بیان۔

ترک ذلك بین السجدتین: دو سجدوں کے درمیان رفع یدین کے چھوڑنے کا بیان۔

قارئین محترم! امام نسائی کی اس خوبصورت ترتیب کے بعد بھی اگر کسی کو رفع یدین کے منسوخ ہونے کا یقین نہ آئے تو "فبای حدیث بعدہ یومنون"

مصنف ابن ابی شیبہ: امام ابوبکر بن ابی شیبہ نے جو ترتیب قائم کی ہے اسے بھی ذرا ملاحظہ فرمائیں۔

من کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوٰة: نماز کے شروع میں (تکبیر تحریمہ) رفع یدین کرنے کا بیان۔

باب من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود

نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنے پھر دوبارہ نہ کرنے کا بیان

موطا الامام محمد: امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی حدیث کی کتاب "موطا امام محمد" میں باب افتتاح الصلوٰة میں اسی ترتیب سے احادیث مسئلہ رفع یدین ذکر کی ہیں پہلے رفع یدین کرنے والی احادیث پھر نہ کرنے والی احادیث۔

شرح معانی الآثار: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی حدیث کی کتاب "شرح معانی الآثار" میں کتاب الصلوٰة باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع هل مع ذلك رفع ام لا؟ میں اسی ترتیب سے رفع یدین کرنے اور پھر نہ کرنے کی احادیث ذکر کی ہیں۔ جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ رفع یدین منسوخ ہو گیا ہے۔

السنن الکبریٰ: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی حدیث کی کتاب "السنن الکبریٰ" میں یہی ترتیب رکھی ہے۔

باب رفع الیدین عند الرکوع وعند رفع الراس منه

رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان۔

باب من لم یذکر الرفع الا عند الافتتاح

تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہ کرنے کا بیان۔ محدثین کی اس ترتیب سے واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ رفع یدین پہلے کیا جاتا تھا بعد میں منسوخ ہو گیا کیونکہ ہمیشہ منسوخ پہلے ہوتا ہے اور اس کا ناسخ بعد میں۔

ایک اہم نوٹ

قارئین محترم! یہ سوال بھی بارہا ذہن میں اٹھتا ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ رفع یدین کرتے تھے یا نہیں؟ اگر کرتے تھے تو پھر ہمیں بھی کرنا چاہیے یا نہیں؟

1 پہلی بات تو یہ ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں رفع یدین کرنے والی بات "غنیۃ الطالبین" نامی کتاب میں ہے جس کے بارے میں شدید اختلاف ہے کہ وہ کتاب آپ کی ہے بھی کہ نہیں؟ تحقیقی بات تو یہی ہے کہ وہ کتاب حضور غوث اعظم کی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے بلکہ ان کی طرف منسوب کی گئی ہے اور اگر ہے بھی تو اس میں اتنا ردوبدل کر دیا گیا ہے کہ اصل سے بالکل مختلف ہو گئی ہے۔

2 دوسری بات یہ ہے کہ اگر مان بھی لیا جائے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ رفع یدین کرتے تھے تو یاد رکھیں "مسئلہ رفع یدین" ایک فقہی مسئلہ ہے کوئی کفر و شرک کا مسئلہ نہیں ہے کہ جس پر ایمان کا دارومدار ہو کہ جو مانے وہ مسلمان اور جو نہ مانے وہ غیر مسلم۔

لہٰذا یاد رکھیں ائمہ اربعہ میں سے دونوں بڑے امام یعنی سیدنا نعمان بن ثابت امام اعظم ابوحنیفہ اور سیدنا امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ رفع یدین نہیں کرتے تھے لہٰذا ان کے شاگرد بھی رفع یدین نہیں کرتے اور دو امام سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی اور سیدنا امام

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ رفع یدین کو جائز سمجھتے تھے اس لیے ان کے شاگرد رفع یدین کرتے ہیں چونکہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے اور حنبلی تھے اس وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ رفع یدین کرتے تھے اور ہم چونکہ حنفی ہیں ہمارے نزدیک قرآن و حدیث کو جس طرح ہمارے استاد امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے سمجھا ہے اس طرح کی سعادت دوسرے ائمہ کے حصے میں نہیں آئی کیونکہ آپ امام احمد بن حنبل سے 84 سال پہلے اور اور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے 390 سال پہلے 80ھ میں پیدا ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا تو آپ رفع یدین نہیں کرتے لہٰذا ہم بھی حنفی ہونے کی وجہ سے نہیں کرتے۔

❸ یہ بھی یاد رہے کہ ہمارے لیے ہر وہ شخص قابل احترام ہے اور ہمارے سر کا تاج ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ولایت عظمیٰ کا مقام عطا فرمایا لہٰذا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمارے سر کا تاج ہیں لیکن ان سب کے باوجود چونکہ ہمارے پاس کائنات کے والی ﷺ کا فرمان عالیشان موجود ہے جس میں آپ ﷺ نے نماز میں رفع یدین سے منع فرمادیا ہے اس لیے ہم رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر عمل کرتے ہوئے رفع یدین نہیں کرتے۔

لہٰذا اسی وجہ سے اور بہت سے اولیاء کاملین نے نماز میں رفع یدین نہیں کیا اور نہ ہی کبھی انہوں نے رفع یدین کرنے کا حکم دیا۔ ذرا ملاحظہ فرمائیں کتنے جلیل القدر اولیاء کرام رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

حضور داتا گنج بخش علی ہجویری، سلطان الہند خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی، بابا فرید الدین گنج شکر، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، حضور میاں شیر محمد شرقپوری، خواجہ قمر الدین سیالوی، خواجہ سلیمان تونسوی، سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اجمعین۔

صحیح مسلم کی حدیث پر وارد ہونے والے اعتراض کے جوابات

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث مبارکہ جس میں واضح طور پر نبی مکرم ﷺ کا فرمان موجود ہے آپ ﷺ نے نماز میں رفع یدین کرنے سے منع فرمادیا گیا۔ چونکہ یہ حدیث صحیح مسلم میں ''سلام کے وقت ہاتھ سے اشارہ نہ کرنے'' کے باب میں درج کی گئی ہے جس سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوگئی کہ اس حدیث پاک میں صرف سلام کے وقت اشارہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور نماز میں جو رکوع و سجود کے لیے رفع یدین کیا جاتا ہے اس سے منع نہیں کیا گیا۔ حالانکہ یہ ان کی غلط فہمی کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ صحیح مسلم میں اسی جگہ دو احادیث بیان کی گئی ہیں۔ ایک کا تعلق ''نماز میں رکوع و سجود کے لیے رفع یدین کرنے سے منع کرنے'' کے ساتھ ہے اور دوسری کا تعلق ''سلام کے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے سے منع کرنے'' کے ساتھ ہے۔ ہم ذیل میں تفصیل کے ساتھ اس غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سب سے پہلے ہم دونوں حدیثوں کو عربی متن کے ساتھ نقل کرتے ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

نماز میں رفع یدین سے منع کرنے والی حدیث مبارکہ

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبہ و ابو کریب قالا نا ابومعویۃ عن الاعمش عن المسیب بن رافع عن تمیم بن طرفۃ عن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس

اسکنوا فی الصلوٰۃ۔

اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

وہ حدیث مبارکہ جس میں سلام کے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے سے منع کیا گیا

حدثنی القاسم بن زکریا قال عبداللہ بن موسٰی عن اسرائیل عن فرات یعنی القزاز عن عبید اللہ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ فکنا اذا سلمنا قلنا بایدینا السلام علیکم السلام علیکم فنظر الینا رسول اللہ ﷺ فقال ماشانکم تشیرون بایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اذا اسلم احدکم فلیلتفت الی صاحبہ ولا یومی بیدہ۔

ترجمہ: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جب ہم سلام پھیرتے تو ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرتے "السلام علیکم" "السلام علیکم" کہتے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھ کر فرمایا کیا وجہ ہے کہ تم سرکش گھوڑوں کی دُموں کی طرح ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو جب تم میں سے کسی شخص نے سلام کرنا ہو اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہو اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

پہلا فرق

ہم ذیل میں جدول کی صورت میں فرق واضح کرتے ہیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ دونوں علیحدہ علیحدہ احادیث ہیں اور حکم بھی علیحدہ علیحدہ ہی ہے۔

رفع یدین سے منع کرنے والی حدیث	سلام کے وقت اشارہ کرنے سے منع کرنے والی حدیث
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز پڑھ رہے تھے حضور ﷺ باہر سے تشریف لفظ یہ ہیں خرج علینا رسول اللہ ﷺ سنن نسائی کے الفاظ بھی پڑھ لیں۔ خرج علینا رسول اللہ ﷺ ونحن رافعوا ایدینا فی الصلوٰۃ مسند احمد بن حنبل کے الفاظ بھی ایک نظر دیکھ لیں بات روز روشن کی طرح واضح ہو جائیگی۔ انہ علیہ السلام دخل المسجد فابصر قوما قد رفعوا ایدیھم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز پڑھ رہے تھے رسول اکرم ﷺ باہر سے مسجد میں تشریف لائے حضور ﷺ نے صحابہ کو دیکھا وہ نماز میں رفع یدین کر رہے تھے۔ **دوسرا فرق** اس حدیث میں آپ ﷺ نے کیا حکم دیا: "مجھے کہنا ہے کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھ رہا ہوں اسکنوا فی الصلوٰۃ نماز کو سکون سے ادا کرو۔"	اس حدیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔ صلیت مع رسول اللہ ﷺ دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: صلینا مع رسول اللہ ﷺ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں: فکنا اذا سلمنا بایدینا السلام علیکم فنظر الینا رسول اللہ ﷺ جب ہم سلام پھیرتے تب ہاتھوں سے اشارہ کر کے السلام علیکم کہتے پس رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا۔ دوسرا فرق: اس حدیث میں فرمایا: "تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ ہاتھوں سے اشارے کر رہے ہو اپنے ساتھی کی طرف صرف متوجہ ہوا کرو لا یومی بیدہ ہاتھ سے اشارہ نہ کیا کرو"

تیسرا فرق قارئین محترم! ذرا دونوں احادیث کے محدثین کے ناموں پر غور کریں بالکل ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں مختلف حدیثیں ہیں۔ ذرا نام پڑھیں اور فیصلہ خود کریں یہ دونوں ایک ہی حدیثیں ہیں یا پھر علیحدہ علیحدہ؟

سیدنا جابر بن سمرہ	سیدنا جابر بن سمرہ
تمیم بن طرفہ	عبداللہ ابن القبطیہ
مسیب بن رافع	فرات یعنی القزاز
اعمش	اسرائیل
ابومعویہ	عبیداللہ بن موسیٰ
ابوکریب	قاسم بن زکریا
ابوبکر بن شیبہ	

دوسرا جواب: یہ بھی یاد رہے کہ صحیح مسلم کی ابواب بندی امام مسلم کی بجائے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی سو سال بعد کی ہے۔ یعنی احادیث پر جو باب کے عنوان لکھیں ہیں یہ امام نووی نے لکھے ہیں کیونکہ صحیح مسلم کی پہلی جلد کی فہرست کے حاشیہ میں لکھا ہے:

هذا فهرس الكتاب والابواب على تبويب النووي وترتيبه

ترجمہ: ''یعنی یہ کتاب اور ابواب کی فہرست امام نووی کی تبویب اور ترتیب کے مطابق ہے۔''

تیسرا جواب: اگر کوئی محدث ایک حدیث کو اپنی سمجھ کے مطابق اپنی کتاب میں کس باب کے تحت لاتا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اب اس حدیث سے یہی مسئلہ سمجھا جائیگا اگر ایسا کرنا ہی ٹھیک ہے تو پھر اندھی تقلید اور کیا ہوگی؟ اب اسی حدیث مبارکہ کو ہی لیجئے۔ امام نووی نے اپنی سمجھ کے مطابق اسے سلام کے وقت اشارہ سے منع کرنے

کے باب میں درج کیا ہے لیکن ذرا اور محدثین کو دیکھ لیجئے وہ کیوں مسئلہ کے تحت اس حدیث کو لاتے ہیں۔

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ۔ المتوفی 235ھ

امام ابن ابی شیبہ جو کہ اسی حدیث میں امام مسلم کے بھی استاد ہیں انہوں نے یہی حدیث اپنی کتاب ''مصنف ابن شیبہ'' میں اس باب میں درج کی ہے۔

''من كره رفع اليدين في الدعا'' یعنی دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے۔ تو دیکھ لیں امام مسلم کے استاذ امام نووی سے 441 سال پہلے اس حدیث سے کیا مسئلہ سمجھ رہے ہیں اور کس باب کے تحت درج کر رہے ہیں۔ اب فیصلہ آپ کر لیں استاد کی ماننی ہے یا شاگرد کی؟

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی۔ المتوفی 458ھ

خاتم المحدثین امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب ''سنن کبریٰ'' میں امام نووی سے 218 سال پہلے اس حدیث کو کس باب میں درج کیا ہے۔ ذرا دیکھیں، لکھتے ہیں:

الخشوع في الصلوٰة والاقبال عليها

یعنی امام بیہقی نے سمجھا کہ اس حدیث میں نماز میں خشوع و خضوع رکھنے کا بیان ہے۔ اسی لیے تو انہوں نے اس باب سے پہلے قرآن مجید کی یہ آیہ مقدسہ لکھی ہے۔

''قد افلح المؤمنون الذين هم في صلوتهم خاشعون''

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ کامیاب ہیں جو اپنی نمازیں خشوع سے ادا کرتے ہیں۔ اب ذرا لگے ہاتھوں اس آیت مقدسہ کی تفسیر میں مفسر قرآن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کیا فرماتے ہیں۔ وہ بھی سن لیجئے۔

''المنجتون متواضعون لا يلتفتون يمينا ولا شمالاً ولا يرفعون



ایدیھم فی الصلوۃ"

ترجمہ: وہ مومن کامیاب ہیں جو عاجزی و انکساری کرنے والے اور نماز میں ادھر اُدھر توجہ نہ کرنے والے اور نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہوں۔

(تنویر المقباس فی تفسیر ابن عباس فاروقی کتب خانہ ملتان) اس تفسیر سے اور امام بیہقی کے اس حدیث کو "الخشوع فی الصلوۃ" کے تحت درج کر کے واضح فرمارہے ہیں کہ اس سے مراد نماز میں رفع یدین نہ کرنا ہے۔

علامہ علی بن سلطان محمد القاری۔ المتوفی 1014ھ

ملا علی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ" میں اس حدیث پاک سے رفع یدین نہ کرنا ہی سمجھا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی 1252ھ

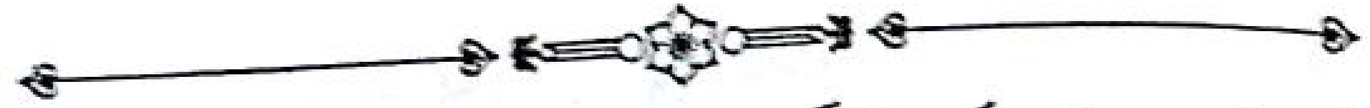
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی "شرح سفر سعادت" میں اس حدیث مبارکہ سے رفع یدین نہ کرنے پر ہی استدلال کیا ہے۔

امام علاء الدین ابی بکر بن سعود الکاسانی۔ المتوفی 587ھ

امام کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آج 800 سال پہلے اپنی کتاب "بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع" میں کتاب الصلوۃ باب رفع الیدین فی الصلوۃ کے تحت اس حدیث مبارکہ سے رفع یدین نہ کرنا ہی ثابت کیا ہے۔

مٹھا مٹھا ہپ ہپ

قارئین محترم! بات بالکل واضح ہے اتنے سارے فرق ظاہر ہوجانے کے بعد حق بات یہی ہے کہ یہ دونوں حدیثیں علیحدہ علیحدہ ہیں اور ان سے احکامات بھی علیحدہ علیحدہ ہی ثابت ہونگے۔ ایک سے رفع یدین منسوخ ہونے کا حکم اور دوسری سے سلام کے



وقت ہاتھ سے اشارہ نہ کرنے کا حکم ثابت ہوگا اور یہاں تک بات ہے اس حدیث مبارکہ کو صحیح مسلم میں "سلام کے وقت ہاتھ سے اشارہ نہ کرنے" کے تحت درج کرنے کی تو آپ نے دیکھا دوسرے بہت سے محدثین و فقہاء نے اسے کسی اور باب میں درج کیا بلکہ اس سے رفع یدین کے منسوخ ہونے کو ثابت بھی کیا اب اگر بات محدث ہی کی ماننی ہے تو پھر ان محدثین کی کیوں نہ مانی جائے اور اگر اس کے باوجود کوئی شخص پھر بھی یہی ضد کرتا ہے کہ نہیں جی نہیں چونکہ امام مسلم نے یہ باب باندھا ہے لہٰذا اب یہی مسئلہ ثابت ہوگا پھر تو ایسا ہی ہوگا کہ اپنی خواہش کے مطابق یہاں سے جو پسند آئے وہ لے لو اور جو اپنی خواہش کے مطابق نہ ہو وہ چھوڑ دو۔ پنجابی کی کہاوت ہے:

"مٹھا مٹھا ہپ ہپ کوڑا کوڑا تھو تھو"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ارءیت من اتخذ الٰھہ ھواہ فانت تکون علیہ وکیلا (الفرقان:43)

ترجمہ "تم نے اسے دیکھا جس نے اپنی جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لوگے۔"

سورج پہ لگے دھبہ

ایک اور بات قابل غور ہے کہ بعض لوگ جو رفع یدین کرنا نماز میں ضروری خیال کرتے ہیں یا پھر امام کے پیچھے قرات کرنا فرض سمجھتے ہیں یا پھر نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا ہو تو وہ لوگ اپنی کتابوں میں ان مسائل کو ثابت کرنے کے لئے امام بخاری کا قول دلیل کے طور پر ذکر کرتے ہیں کہ جب امام بخاری نے اپنی کتاب "صحیح بخاری" میں یہ باب باندھا ہے تو اب تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ یہی مسئلہ سمجھیں اور اسی پر عمل کریں یا پھر امام شافعی، امام نووی کا قول ذکر کرتے ہیں۔

اللہ اکبر! میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! یہ کتنی نادانی ہے کہ پوری امت مسلمہ کو مجبور کیا

جائے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو اور اس حدیث سے جو مسئلہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس کے 250 سال بعد سمجھا ہے یا امام شافعی نے 200 سال بعد سمجھا ہے اب اسی مسئلہ پر عمل کرنا ہوگا نہیں تو امت مسلمہ ''تارک سنت'' کہلائے گی اور حدیث کے خلاف عمل کرنے کا الزام بھی اپنے سر لے گی، یہاں قابل افسوس بات یہ ہے کہ وہ چند لوگ قرآن وحدیث کی وضاحت میں ان بزرگوں کے قول پیش کر کے انہی پر سختی سے عمل کرنے کا کہیں پھر بھی حدیث پر عمل کرنے والے کہلائیں اور امت مسلمہ کے کروڑوں اربوں مسلمان 13 سو سال سے 80ھ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں امام بخاری سے 114 سال پہلے پیدا ہونے والے سید الفقہاء والمحدثین امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول مبارک کو قرآن مجید کو سمجھنے میں پیش کریں یا حدیث مبارکہ کی وضاحت میں لائیں تو وہ ''تقلید پرست'' اور حدیث کے خلاف عمل کرنے والے کہلائیں؟

فیا للعجب! امت مسلمہ ناکردہ گناہ کی بھی سزا بھگتے اور وہ گناہ کر کے بھی دودھ کے دھلے رہیں۔

سورج پہ لگے دھبہ فطرت کے کرشمے ہیں
بت ہم کو کہیں کافر! اللہ کی مرضی ہے!

دوسرا اعتراض

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس حدیث مبارک میں بہت بری تشبیہ دی گئی ہے یعنی ''ہاتھ اٹھانے'' کو سرکش گھوڑوں کی دموں سے تشبیہ دی گئی ہے اور رفع یدین تو حضور اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ لہٰذا جو لوگ اس حدیث میں ''مسئلہ رفع یدین'' کے منسوخ ہونے کو ثابت کرتے ہیں اور یہاں رفع یدین سے منع کرنا ہی مراد لیتے ہیں وہ

سنت رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کر رہے ہیں۔

انہیں جواباً عرض ہے کہ رفع یدین سے منع کر کے اسے سرکش گھوڑوں کی دموں کیساتھ جو تشبیہ دی گئی ہے تو یہ خود نبی کریم ﷺ نے دی ہے۔ ہم تو نہیں دے رہے۔ اس کو ذرا اس طرح بھی سمجھا جاسکتا ہے جیسا کہ ہم ذکر کر آئے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرماتے رہے بعد میں یہ امر منسوخ ہو گیا اور بیت اللہ قبلہ قرار دیا گیا۔ اب کوئی شخص اگر جان بوجھ کر نمازیں بیت اللہ کی بجائے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھنا شروع کر دے تو اس کے ایمان کے بارے میں کیا حکم ہے وہ مسلمان رہے گا یا نہیں؟ اور یہ فعل سراسر اس کی نادانی و جہالت کا ثبوت ہے یا نہیں؟ تو اب اگر کوئی شخص کہے کہ جناب منسوخ ہونے سے پہلے یہ فعل نبی اکرم ﷺ کی سنت رہا ہے آپ اسے نادانی و جہالت کہہ رہے ہیں تو قارئین محترم! اس کی عقل پر افسوس کے سوا اور کیا کیا جاسکتا ہے؟

☆☆☆☆☆☆

دُعا

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو — جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو — شادیِ دیدارِ حُسنِ مصطفےٰ ﷺ کا ساتھ ہو
یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات — اُن کے پیارے مُنہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر — امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے — صاحبِ کوثر شہِ جُود و عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر — سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لِوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن — دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں — عیب پوشِ خلق، ستّارِ خطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں — اُن تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے — چشمِ گریانِ شفیعِ مُرتجےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں — اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط — آفتابِ ہاشمی، نُورُ الہدےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے — رَبِّ سَلِّم کہنے والے غم زُدا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں — قدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ ﷺ کا ساتھ ہو